نمبر ۹۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۳۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۱

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۷ وفا ۱۳۴۵ھش ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۷۲

اخبار احمدیہ

• راولپنڈی ۲۵ جولائی بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر۔ بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

• ربوہ ۲۶ جولائی۔ حضرت ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کو کل سارا دن گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ البتہ رات نیند آگئی۔ اور تمام رات آرام سے گزری۔ آج صبح طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

• مکرم و محترم مبارک احمد صاحب ہاشمی ایس۔ ڈی۔ او گلگت نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ جلسہ سالانہ کے ایام میں کیا تھا۔ گلگت جا کر انہوں نے اپنی جماعت کی معرفت اس وعدہ میں ۲۵۰ روپے کا اضافہ کیا۔ اس کل وعدہ ۱۲۵۰ روپے کا ½ مئی ۱۹۶۶ء میں ادا کر دیا۔ موصوف نے اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ کا مزید وعدہ بھی کیا۔ جس میں سے ۳۲۵ روپے جولائی کے شروع میں ادا کئے اور باقی ۶۷۵ روپے کا ڈرافٹ اب دے دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

معلوم ہوا ہے کہ مکرم ہاشمی صاحب کو کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس مخلص مجاہد کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔ اور ان کے حالات کی اصلاح فرما کر ان کے لئے خیر و برکت کا سامان مہیا فرما دے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

• ربوہ ۲۶ جولائی۔ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قریباً ایک ہفتہ کراچی میں قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۲۵ جولائی کو بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ وہاں اپنی صاحبزادی عزیزہ امۃ المجید شاہدہ کو رخصت کرنے تشریف لے گئے تھے۔ عزیزہ موصوفہ ۲۴ جولائی بروز اتوار صبح بذریعہ ہوائی جہاز عازم انگلستان ہوئی تھیں بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ وہ بخیر و عافیت لندن پہنچ گئی ہیں۔ الحمد للہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے

یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے ... ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے' اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے' اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے' ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بیجا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے پھر فرماتا ہے کہ اسکی زبان ہو جاتا ہوں اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپ کے ہاتھ کیلئے فرمایا۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر من عادیٰ لی ولیا فقد بارزتہ بالحرب جو کہ ولی کا دشمن ہو میں اسکو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ سعی کرتا رہے موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجائے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں، جانیں اور ہر وقت اس کی اتباع کرنے کی کوشش کریں

جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے قرآن کریم سیکھنے کی کوشش نہ کی ہو

قرآن کریم سیکھے بغیر ہم ہرگز وہ کام سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ یکم جولائی سنہ ۱۹۶۶ء
(مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زودنویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہ دعوےٰ فرمایا ہے

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ (سورہ یوسف آیت ۱۰۴)

کہ اے رسول! تو جو ان کفار کو تبلیغ کر رہا ہے اور

خدا تعالیٰ کا پیغام

انہیں پہنچا رہا ہے اس پر تو ان سے کوئی اجر نہیں مانگتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن کریم تمام جہانوں کے لئے سراسر شرف کا موجب ہے۔

اس آیت میں قرآن کریم کے متعلق دعویٰ کیا گیا ہے کہ جس طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں (رحمۃ للعالمین) اسی طرح قرآن کریم تمام عالمین کے لئے ذکر ہے۔

ذکر عربی زبان میں مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس جگہ

ذکر کے چار معنے

چسپاں ہوتے ہیں

اس کے پہلے معنے الکتاب فیہ تفصیل الدین ووضع الملل ایسی کتاب جس میں دین کی تفاصیل اور احکام شریعت کامل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

تو فرمایا کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب شریعت ہے۔ کوئی شرعی حکم ایسا نہیں جو اس میں بیان ہونے سے رہ گیا ہو۔ اور دین و مذہب کے متعلق جتنی بھی تفصیل انسان کے لئے ضروری ہے۔ وہ ساری کی ساری اس کتاب میں بیان کر دی گئی ہے۔ پس اس کی اتباع اللہ تعالیٰ کی انتہائی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اس کے دوسرے معنے ہیں

الشَّرَفُ بلند مرتبہ، رفعت اور بزرگی۔ تو فرمایا کہ جو احکام شریعت قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں، اگر تم ان کو سیکھو گے سمجھو گے اور ان پر عمل کرو گے۔ تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں بلند مرتبہ اور رفعت اور بزرگی عطا کرے گا۔ اور اتباع قرآن کے ذریعہ آسمانی (روحانی) رفعتوں کے وہ دروازے جو خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو ڈھونڈنے والوں کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ تم پر کھولے جائیں گے۔

اس کے تیسرے معنی

الثناء کے ہیں۔ تعریف اور حمد۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اتباع قرآن کے نتیجہ میں روحانی رفعتوں کو تم حاصل کر لو گے تو تمہیں تعریف اور ثنا بھی حاصل ہو جائیگی۔ الثناء کا لفظ جس قسم کی تعریف کے متعلق بولا جاتا ہے۔ اس میں ایک لطیف اشارہ پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ کسی دوسرے کامل وجود کا ثانی بننا یعنی اس کے اخلاق کی اتباع کر کے اس کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرنا پس اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ قرآن کریم نے جو تعلیم تمہارے سامنے رکھی ہے وہ یہی ہے کہ تم تخلق باخلاق اللہ حاصل کر سکو۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا مظہر بن سکو۔ اور جب تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا مظہر بن جاؤ گے تو ہر صاحب عقل و بصیرت تمہاری تعریف تمہاری ثنا اور تمہاری حمد کرنے پر مجبور ہوگا۔

اس کے چوتھے معنی

الصِّيْتُ یعنی ذکر خیر کے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ احکام قرآنی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جو بزرگی اور رفعت حاصل ہوتی ہے اور بندہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دنیا ایسے لوگوں سے فائدہ حاصل کرتی ہے صرف ان کی اپنی نسل پر ہی نہیں بلکہ ایسے لوگوں کا احسان آئندہ آنے والی نسلوں پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا ذکر خیر باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ ذکر خیر صرف اسی شخص، گروہ یا سلسلہ کا ہی قائم رکھا جاتا ہے (اور رکھا جانا چاہیئے) کہ جس کا احسان آئندہ نسلوں پر ہو۔ اور اس طرح آئندہ نسلیں اس شخص، گروہ یا سلسلہ کو یاد رکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ پہلوں نے ہم پر بڑے احسان کئے ہیں۔ اور ہمیں ان احسانوں کو بھولنا نہیں چاہیئے مثلاً ہم احادیث کے جمع کرنے والے

بزرگوں کا ادب اور احترام

اور دعا کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ ان کا ذکر خیر اسی وجہ سے قائم ہے۔ کہ ان لوگوں نے اپنی زندگیاں ہمارے فائدے کے لئے صرف کر ڈالیں۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جمع کیا۔ ان کی چھان بین کی اور انہیں ہم تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ اس احسان کے بدلہ میں ان کا ذکر خیر نسلاً بعد نسلٍ ہم تک چلا آیا۔ اور آئندہ چلتا چلا جائے گا

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے،

جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہونے کے علاوہ یہ خوبی بھی اپنے اندر رکھتی ہے کہ جب کوئی اس پر عمل کرتا ہے تو وہ صرف اسی نسل کو زیر بار احسان نہیں کر رہا ہوتا جس کا وہ ایک فرد ہوتا ہے۔

بلکہ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس سے نیکیوں اور خیر کے وہ کام لیتا ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں بھی اس کے احسان کے نیچے دبی ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اِس احسان کو پہچانتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کی شکر گزار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ قرآن اس کے لئے الصّیت ذکرِ خیر کے جاری رہنے کا موجب بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق بہت سی تعریفیں خود اس میں بیان فرمائی ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے جس کی طرف مَیں نے اس وقت محض اشارے کئے ہیں لیکن ان اشارات سے بھی

ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں

کہ اگر ہم اس دنیا میں عزّت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا ربّ ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں۔ ہمارے لئے دُعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔

اسی لئے مَیں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔

خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام

یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو۔ اور نگرانی کرنے والا ہو۔ کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقّہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں؟ اور اس سے مُنہ پھیرنے والے نہیں؟ بلکہ اسکی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں۔

میری اس تحریک پر جماعتوں نے توجہ دی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے تو بہت اچھی رپورٹیں مل رہی ہیں لیکن بعض جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں جہاں ابھی تک یہ کام شروع نہیں ہوا۔ اور بعض جماعتوں کے متعلق یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ کام شروع ہونے کے بعد پھر سستی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔

مَیں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو

اس طرف توجّہ دلاتا ہوں

کہ قرآن کریم کا سیکھنا جاننا، اسکے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔

اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس مَیں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ

جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے

نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچّہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمّہ داریوں کے سمجھنے کی اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے، اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمّہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔

وما توفیقنا الّا باللہ

درخواستہائے دُعا

(۱) میرا بھانجہ عزیزی شجاع الدین چھاتی پر ایک اُبھار اٹھنے کی وجہ سے بیمار ہے۔

(رشید احمد قمر امیر وفد عارضی وقف تمال ضلع گجرات)

(۲) امۃ اللطیف صاحبہ کوئٹہ میں علیل ہیں۔

(۳) مجھے نزلہ زکام کی شدید شکایت ہو گئی ہے۔

(مبارک احمد طاہر سیکرٹری ایریا ربوہ واقفِ عارضی)

(جماعتِ احمدیہ شورکوٹ)

احباب ان سب کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

تحریکِ وقف!

(مکرم سعید احمد صاحب اعجاز۔ لاہور)

آرام کا ابھی نہیں ہنگام دوستو!
کرتے چلو سپرد ہے جو کام دوستو!
باندھو کمر کہ آج نہیں ساعتِ فراغ
سارے جہاں کو دینا ہے پیغام دوستو!
اُٹھو تمہارے جام کی دُنیا ہے منتظر
تشنہ لبوں کو پیش کرو جام دوستو!
جس نعمتِ خُدا سے ہوئے بہرہ یاب تم
اُس نعمتِ خدا کو کرو عام دوستو!
کھولو قفس کے در کہ چلی بادِ نوبہار
رہنے نہ پائے کوئی تہِ دام دوستو!
گُم کردہ راہ لوگ ہیں تاریک رات ہے
روشن کرو چراغ بہر گام دوستو!
پیرِ مغاں کے ہاتھ کی دو مے فرنگ کو
رندِ خراب حال کو لو تھام دوستو!
کچھ اور بھی فروغ دو سینے کے داغ کو
چھٹنے لگی ہے تیرگیِ شام دوستو!
جاؤ گے جس طرف بھی خدا اپنا ساتھ ہے
ممکن نہیں کہ تُم رہو ناکام دوستو!
رِفعت سے شرمسار کلیسا کے ہوں کلس
گاڑو بلند پرچمِ اسلام دوستو!
ڈالو کمندِ شوق ستاروں سے بھی پرے
مہتاب و کہکشاں کو کرو رام دوستو!
اُس نام کے وقار کو رکھو بلند تر
جس نام سے بشر ہے نکو نام دوستو!
تعمیلِ حُکم یار ہے فردوسِ سرمدی
عیشِ جہاں ہے آرزوئے خام دوستو!
اِک وہم ہے وجودِ ستم ہائے روزگار
اِک وسوسہ ہے گردشِ ایام دوستو!
بڑھتے چلو کہ دُور نہیں منزلِ مُراد
بیٹھو نہ چین سے سحر و شام دوستو!
نزدیک ہے وہ وقت کہ ہوگا فروغِ حق
باطل کا اب قریب ہے انجام دوستو!
اب گردشِ زمانہ تمہاری کنیز ہے
دَورِ فلک ہے بندۂ بے دام دوستو!
مجھ کو ملی ہے غلبۂ اِسلام کی خبر
گو مَیں نہیں ہوں صاحبِ الہام دوستو!
وقفِ جدید ہو کہ کوئی وقفِ عارضی
اہلِ وفا کے حق میں ہے انعام دوستو!

"اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ"

سیدنا المصلح الموعود رضؓ کی طرف سے مسلمانانِ عالم کو اٹھارہ سال پیشتر ایک زبردست انتباہ

اور

ممالکِ اسلامیہ کے اتحاد کی اہم تحریک

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

دورِ حاضرہ میں اسلام دشمن طاقتوں نے عالمِ اسلام کو ایسے خطرناک مسائل میں الجھا دیا ہے کہ مستقبلِ قریب میں ان کے سلجھنے کا بظاہر کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ یہ مسائل بیک وقت سیاسی بھی ہیں اور اقتصادی بھی۔ علاقائی بھی ہیں اور بین الاقوامی بھی۔ اور ان میں سرفہرست کشمیر اور فلسطین کے قضیے ہیں جن سے اسلامی سیاست کا قافلہ رُک رُک کر چلتا اور چل چل کر رُک رہا ہے۔ خدا جانے یہ صورتِ حال کب تک رہے گی اور کب ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب ہو گا جبکہ کشمیر و فلسطین محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی وروحی وجنانی) کے غلاموں کے قبضہ میں آئیں گے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اٹھارہ برس پیشتر جبکہ ابھی کشمیر و فلسطین میں ہنود و یہود کی چیرہ دستیوں کا (ایک رنگ میں) آغاز ہی ہوا تھا اپنی خداداد ذہانت و بصیرت اور دُوربین نگاہ سے ابھرنے والی سنگین صورتِ حال کو دیکھ لیا تھا اور حضور کی زبردست خواہش تھی کہ مسلمانانِ عالم ان ہر دو امور کی خاطر ایک فیصلہ کُن جنگ کے لئے میدانِ عمل میں آجائیں تا اس پردہ کافرانہ طاقتوں کو شکست دی جا سکے۔

چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے مئی ۱۹۴۸ء میں "الکفر ملّۃٌ واحدہ" کے عنوان سے ایک مفصل مضمون لکھا جو پاکستان میں بھی بکثرت شائع کیا گیا اور عرب ممالک میں بھی!! اس اہم مضمون میں حضور نے تحریر فرمایا:-

"وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی۔ وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی۔ وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے۔ امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔ دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلہ میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔ آخر یہ اتحاد کیوں ہے؟ یہ دونوں دشمن مسلمانوں کے خلاف اکٹھے کیوں ہو جاتے ہیں؟ اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں مگر شاید ایک جواب جو ہمارے لئے خوشکن بھی ہے زیادہ صحیح ہو یعنی دونوں ہی اسلام کی ترقی میں اپنے ارادوں کی پامالی دیکھتے ہوں .... شاید یہ دونوں ہی اپنی دُوربین نگاہوں سے اسلام کی ترقی کے آثار دیکھ رہے ہیں شاید اسلام کا شیر جو ابھی ہمیں بھی سوتا نظر آتا ہے بیداری کی طرف مائل ہے شاید اس کے جسم پر ایک خفیف سی کپکپی وارد ہو رہی ہے جو ابھی دوستوں کو تو نظر نہیں آتی مگر دشمن اس کو دیکھ چکا ہے۔ اگر یہ ہے تو حال کا خطرہ مستقبل کی ترقی پر دلالت کر رہا ہے مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم الشان ذمہ داریاں بھی ان کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک قوم سے آباد ہیں اور یہ عجیب تر بات ہے کہ اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے کشمیر کی جنگ میں بھی کاشر یعنی کشمیری کا نام سُننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں کاشر شہر کا ذکر بار بار آ رہا ہے اس کاشر کے نام پر کشمیر کا نام کاشر رکھا گیا جو اب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے۔"

نیز فرمایا:-

"کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے اور فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں .... یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے.. .. ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا۔ امریکہ کا روپیہ اور روس کے منصوبے اور ہتھکنڈے دونوں ہی غریب عربوں کے مقابل پر جمع ہیں جن طاقتوں کا مقابلہ جرمنی نہیں کر سکا عرب قبائل کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقعہ آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دینگے۔"

اس صورتِ حال کو مسلمانانِ عالم کے سامنے رکھنے کے بعد حضور نے یہ عظیم الشان تحریک پیش فرمائی کہ:-

"اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان الکفر ملّۃٌ واحدہ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہو تی ہیں۔ آؤ ہم بھی سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں کہ اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتٰب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰہ (آل عمران ع ۱۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوتِ اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے (جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں) وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن، بربر اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔"

افسوس امت مسلمہ کے اس سچے خادم و مونس اور افواج اسلامی کے روحانی سپہ سالار کی اٹھائی ہوئی اس تحریک کی طرف توجہ نہیں کی گئی مگر اٹھارہ سال کے لمبے عرصہ کے بعد حالات ایسی سطح پر آچکے ہیں کہ اب مسلمانوں کو جلد یا بدیر کسی نہ کسی صورت میں عملی اقدام کرنا پڑے گا اور ایک منصوبہ بند سکیم کے تحت اسلامی دفاع کا مؤثر انتظام کرنا ہوگا۔ ورنہ ان کی ہستی ہمیشہ کے لئے خطرہ میں پڑ جائے گی۔

اس سلسلہ میں اخبار "الجمہوریہ" کا یہ تازہ انکشاف یقیناً پورے عالم اسلام کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ اسرائیل کی طرف سے بھارت کو ٹیارے ٹینک اور توپیں فراہم کرنے کا ایک خفیہ معاہدہ طے پا چکا ہے۔ جس کے مطابق اسرائیل بھارت کو لڑاکا طیاروں کے دو اسکویڈرن مختلف قسم کے ٹینک اور توپیں فراہم کرے گا۔ ان کی مالیت دس کروڑ ڈالر بتائی جاتی ہے "الجمہوریہ" نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت نے پیرس میں اپنے سفارت خانہ کے فوجی اتاشی سے کہا تھا کہ وہ فوراً تل ابیب پہنچے۔ چنانچہ فوجی اتاشی ایک وفد کے ساتھ اسرائیل پہنچ چکا ہے اسلحہ کا انتخاب بھی کر لیا گیا ہے اور خریداری کے معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔

اخبار "المنیر" (لائلپور) نے مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۸۵ھ میں "**الکفر ملۃ واحدۃ**" ہی کے عنوان سے اس لرزا دینے والی خبر پر ایک شذرہ لکھا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک کی زبردست تائید کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ :-

"بھارت اور اسرائیل کا یہ گٹھ جوڑ پہلی مرتبہ سامنے نہیں آیا۔ اسرائیلی حکومت جو صحیح معنوں میں عالم اسلام کے سینے میں مغربی استعمار اور اسلام دشمن قوتوں کا بھونکا ہوا خنجر ہے پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے عرب ممالک اور پاکستان نے آج تک اس ناجائز ترکیب کو تسلیم نہیں کیا لیکن بھارت روز اول سے اسرائیل کو تسلیم بھی کئے ہوئے ہے اور اکثر مواقع پر ان دونوں ملکوں میں اسلام دشمن سرگرمیوں میں باہم تعاون کا سلسلہ جاری ہے اس سلسلہ کی ایک کڑی زیر تبصرہ خبر کی تفصیلات ہیں ان تفصیلات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ دنیا بھر کی کافر قوتیں اپنے پہلو میں اسلام دشمن دل چھپائے بیٹھے ہیں وہ اگر کسی وقت مسلمان ملکوں کے سرپرست کی حیثیت سے سامنے آتی ہیں تو یہ سرپرستی بھی درحقیقت اسلام دشمنی کے مقصد کا ایک ذریعہ ہوتی ہے اور بسا اوقات جنگ و جدال سے زیادہ مؤثر۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عرب اور دوسرے مسلم ممالک کافر طاقتوں کے اس بنیادی مقصد کو ملحوظ رکھیں اور اپنی پالیسیوں کو منطقوں، زبانوں اور نسل و نسب کے بجائے کفر و اسلام کے احساس پر مرتب کریں جب تک وہ ایسا نہیں کریں گے ان کے مسائل سلجھنے کے بجائے الجھتے جائیں گے"

مندرجہ بالا تبصرہ کا ایک ایک لفظ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرمودات و ارشادات کی تائید کرتا ہے اور ہر دردمند دل رکھنے والے مسلمان اور ہر مسلمان کہلانے والے ملک کو دعوت فکر دے رہا ہے۔ مگر ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ تبصرہ کے آخری فقرہ میں مسلم ممالک کو جس انداز میں انتباہ کیا گیا ہے وہ اس زبردست خطرہ کی طرف پوری طرح متوجہ کرنے والا نہیں جو خطرہ عدم التفات کی صورت میں پوری اسلامی دنیا کو پیش آنے والا ہے اور جس کی نشان دہی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنے مضمون "**الکفر ملۃ واحدۃ**" میں فرمائی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا تھا۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقدر کی گئی ہے پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی ہے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے **ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی**

پس ہمیں چاہئے اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ و زاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں"

بالآخر یہ بتانا ضروری ہے کہ کشمیر و فلسطین کی آزادی کا دن محض دو علاقوں پر فتحیابی کا مژدہ لے کر نہیں آئے گا بلکہ اس کے نتیجہ میں اسلام کا سویا ہوا شیر پھر سے جاگ اٹھے گا اور مسلمانوں کو ایک عالمگیر اقتدار اور عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا کہ قرن اول کا نقشہ ایک نئی شان کے ساتھ دنیا کے سامنے از سر نو آجائے گا اور کفر و باطل پر ایک ضرب کاری لگے گی یہ کوئی میری ذاتی رائے یا ذوقی بات نہیں بلکہ حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا آسمانی فہم و فراست پر مبنی نقطہ نگاہ ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ حضور نے مذکورہ مضمون کا خاتمہ ہی مندرجہ ذیل الفاظ پر فرمایا ہے۔

"میں سمجھتا ہوں اگر ہم اب کمر یں تو اسلام کے خلاف جو رو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی عیسائیت کمزوری و انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے"۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دیرینہ خواہش

(محترم بابو عبدالمجید صاحب ریلوے آڈیٹر (ریٹائرڈ) ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپریل ۱۹۲۷ء میں پچیس لاکھ روپے کا ریزرو فنڈ جمع کرنے کی تحریک چلائی تھی۔ حضور کی یہ تحریک رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۱۹۷ پر اس طرح درج ہے:۔

"جو کام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہم شروع کرنے والے ہیں اس کے لئے احباب کو ۲۵ لاکھ کا ریزرو فنڈ جمع کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے میں اس کے متعلق بعض دوستوں کو توجہ دلاؤں گا۔ اگر ہم مالی پہلو کی طرف سے مطمئن ہو جائیں۔ تو پھر کسی دشمن کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی کامیابی ہمارے ہی لئے ہے۔ ہمارے مدنظر یہ بات رہنی چاہئے۔ کہ کچھ ہے یا نہ رہے۔ مگر خدا کا نام ضرور رہے اس کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ جمع کرنا پہلا قدم ہے۔ اگر ہماری جماعت ہمت کرے تو کوئی بڑی بات نہیں . . ."

یہ تحریک حضور نے قریباً چالیس سال پہلے کی تھی جب کہ جماعت کی مالی حالت ایسی مضبوط نہ تھی جیسی کہ اب ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے لاکھ لاکھ چندہ دینے والے بھی موجود ہیں۔

اسی تحریک کا ذکر تاریخ احمدیت جلد پنجم کے صفحہ ۹۲ پر یوں کیا گیا ہے:۔

۲۔ حضرت خلیفہ ثانی نے اسی سال ۲۵ لاکھ کا ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک فرمائی اور اس کی ضرورت یہ ضرورت بیان کی۔ کہ ہماری جماعت کا بجٹ چونکہ محدود ہوتا اور ہم اپنے سلسلہ کی ضروریات سے اس قدر روپیہ نہیں بچا سکتے جس سے عام اسلامی معاملات کی درستی کے لئے کافی رقم نکال سکیں۔ جیسے کہ شدھی کا مقابلہ یا تمدنی اور اقتصادی تحریکات ہیں یا دنیا کی اقوام کی تبلیغ ہے اس وجہ سے ہم نے ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک کی ہے تاکہ اصل رقم محفوظ رہے اور اس کی آمد اہم کاموں پر خرچ کی جائے"۔

ان اقتباسات سے واضح ہے۔ کہ پچیس لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک جس کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے نام سے جاری کی ہے کوئی نئی تحریک نہیں۔ بلکہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک اپریل ۱۹۲۷ء کی تکمیل کے لئے ہے اس میں حصہ لینا حضور کی ایک دیرینہ خواہش کو پورا کرنا ہے۔ جو نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خوشی کا موجب ہوگا۔ بلکہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی روح بھی خوش ہوگی کہ جماعت نے حضور کی تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

درخواست دعا

میرے نانا چوہدری نور احمد خاں صاحب عبادت دل صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر کرامت احمد خاں ابن چوہدری برکت علی خاں صاحب
سابق وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاندار کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اپنے اپنے دائرہ میں ان تنظیموں کی برکات سے فائدہ اٹھانا اور حضور کے لگائے ہوئے اس پودے کی بھی آبیاری کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے اس فرض کی ادائیگی میں ہمارا اپنا فائدہ ہے ہماری اولادوں کا فائدہ ہے اور ہمارے معاشرہ کا فائدہ ہے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے ان مجالس میں شامل ہونے کو ایمان کی حفاظت ذریعہ قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل یکم اگست ۱۹۴۱ء)

ایمان کی حفاظت کون نہیں چاہتا؟ کون مخلص انسان ہے جو ایمان کی حفاظت کے فکر میں نہیں؟ ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ کوئی جماعت ایسی تو نہیں جہاں ابھی تک انصار اللہ کی مجلس قائم نہ ہوئی ہو۔ اگر ایسی جماعتیں موجود ہوں تو ازراہ کرم فوری طور پر وہاں مجلس کا قیام عمل میں لا کر مرکز میں رپورٹ فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ

کورس:۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں سول انجینئرنگ (CIVIL ENGINEERING) کا تین سالہ ڈپلومہ کورس ہوتا ہے۔ ان طالبعلموں کو ہمارے ملک میں عموماً "اوورسیر" (OVERSEER) کہتے ہیں

شرائط داخلہ:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس (کیمیا، طبیعات) اختیاری ریاضی اور ڈرائنگ کے ساتھ۔

نوٹ نمبر۱:۔ میٹرک تھرڈ ڈویژن اور آرٹس کے ساتھ میٹرک کرنے والے طلباء درخواست دینے کے مجاز نہیں۔

نوٹ نمبر۲:۔ تین چار سال سے تجربہ میں آتا ہے کہ طلباء کی مقررہ تعداد فرسٹ ڈویژن پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔

مفصل معلومات: تفصیلی معلومات کے لئے ماہ جولائی ۱۹۶۶ء کے ماہنامہ خالد میں "گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول" کے زیر عنوان ایک مفصل مضمون ملاحظہ فرمادیں۔ یہ مضمون تقریباً ہر قسم کی معلومات کے لئے کافی ہے۔ اگر مزید معلومات درکار ہوں تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

ایک ضروری گذارش:۔ وہ طلباء جو امسال گورنمنٹ انجینئرنگ سکول میں داخلہ لے رہے ہیں، وہ جلد ہی ہمیں اپنے مکمل ایڈریس بھیجدیں یا وہ دوست جن کے کوئی عزیز یا دوست امسال اس سکول میں داخلہ لے رہے ہوں تو وہ اس اعلان کو پڑھ کر ان طلباء کے مکمل ایڈریس بھیجدیں تاکہ ان کو جببہ موقعہ ضروری معلومات سے مطلع کیا جا سکے اور داخلہ کے وقت پیش آنے والی ابتدائی مشکلات سے انہیں محفوظ رکھا جا سکے

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

(محمد افضل طاہر روم نمبر ۳۲ فرنٹیل ایریا انجینئرنگ سکول رسول)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں

ذی ثروت احباب بڑھ چڑھ کر بڑی بڑی رقوم پیش کریں

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک پر احباب جماعت اور مخلصین سلسلہ سے پُر زور اپیل کی ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں یوں تو سب کو ہی حصہ لینا چاہیئے لیکن ذی ثروت احباب کو بالخصوص بڑھ چڑھ کر بڑی بڑی رقوم پیش کرنی چاہئیں تب جا کر فاؤنڈیشن کے فنڈ کے ٹارجٹ کو ہم پہنچ سکیں گے۔ آپ فرماتے ہیں

"ہمارا خدا نہایت باغیرت آقا ہے۔ وہ کسی کا احسان نہیں رکھتا جو اس کو قرض دیتا ہے وہ اسکو کئی گنا کر کے لوٹاتا ہے۔ (فضل عمر فاؤنڈیشن کا) فنڈ دوسرے فنڈز کی طرح جمع نہیں ہوگا۔ سو سو ہزار ہزار روپے دینے سے کام نہیں چلے گا۔ یہ جبھی پورا ہوگا کہ احباب ہزاروں کی شکل میں چندہ دیں اسے فراہم کرنے کی زیادہ تر ذمہ داری ذی ثروت احباب پر ہوگی ایسی کوئی شرط نہیں ہوگی کہ کم سے کم اتنی رقم دی جائے۔ تمام ذی ثروت احباب اس میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر بڑی سے بڑی رقوم پیش کر سکتے ہیں اور کرنی چاہیئے۔ البتہ جو غیر مستطیع احباب ثواب میں شامل ہونا چاہیں گے۔ انہیں بھی حسب استطاعت اس میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ لیکن زیادہ تر اور اصل ذمہ داری ذی ثروت احباب پر عائد ہوگی ۔۔ آپ کمر ہمت باندھ کر اس فنڈ میں کھل کھول کر اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وعدہ جات و وصولی منجانب اہلبیت حضرت مصلح موعودؓ

الفضل مورخہ ۱۶/۷/۶۶ میں بعنوان "خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرانقدر وعدے" قسط دوئم جو فہرست شائع ہوئی وہ صرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہلبیت کے وعدوں اور وصولی کی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک لاکھ کے مشترکہ وعدہ کے حساب میں پندرہ ہزار کے جس مشترکہ چیک کی وصولی کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مد ظلہا العالی نے ایک ہزار روپیہ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ علیحدہ بھی ادا فرمایا ہے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست دعا

میرے ایک غیر احمدی دوست مکرم خالد اعجاز صاحب نے ایئر انجینئرنگ کا امتحان دے رکھا ہے ان کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب سے ان کی کامیابی اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

نذیر احمد چیچہ جام شورو

احباب ہمیشہ اپنی پُر اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ انصار اللہ اس کی خریداری قبول فرمائیں * قیمت سالانہ ۵/- روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• لندن ۲۵ جولائی بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی اور حکمران کانگرس پارٹی کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ اور ایسی نازک صورت حال پیدا ہوگئی ہے جس میں بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی کے مستعفی ہو جانے کا زبردست امکان ہے یہ بات لندن کے ممتاز اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم دہلی نے بتائی ہے اور اسے لندن کے سیاسی حلقوں میں زبردست اہمیت دی جا رہی ہے۔

ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بھارت ایک زبردست سیاسی بحران سے دوچار ہے جس سے اندرا حکومت کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ گذشتہ دنوں پارٹی کے راہنماؤں اور صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کا جو اجلاس ہوا تھا۔ اس میں سب لوگوں نے اندرا کی پالیسیوں پر نکتہ چینی کی اور کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں تھا۔ اس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ اندرا گاندھی کانگرس میں تنہا رہ گئی ہیں۔

• راولپنڈی ۲۵ جولائی مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے کہا ہے کہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کے بعد بیرونی ملکوں میں پاکستان کا وقار بہت بلند ہو گیا ہے۔ شیخ مسعود صادق کل یہاں ایک ظہرانہ پر تقریر کر رہے تھے جو ان کے اعزاز میں ایک مقامی کیفے کے مالک نے دیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ بھارت کے جارحانہ حملے کے دوران پاکستانی عوام نے جو عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔ اس سے نہ صرف ملک بھارتی حملہ آوروں سے محفوظ ہو گیا بلکہ صحیح معنوں میں ملک کی تعمیر ہوئی ہے۔

انہوں نے چھ نکاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی پاکستان کے عوام مشرقی پاکستان کے عوام کو اپنا بڑا بھائی تصور کرتے ہیں۔ سیالکوٹ کے محاذ پر مشرقی پاکستان کے جانبازوں نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رہیں گے مشرقی پاکستان کے عوام کو اس شر انگیز پروگرام سے کسی قسم کی

ہمدردی نہیں ہے۔

• ٹوکیو ۲۵ جولائی۔ جاپان بھارت کو اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے ۴ کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گا۔

• کابل ۲۵ جولائی۔ سرخ پوش لیڈر خان عبدالغفار خان نے اعتراف کیا ہے کہ پٹھان "پختونستان" نہیں چاہتے اور اپنے دوسرے پاکستانی بھائیوں کے ساتھ مل کر رہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا البتہ میری خواہش ہے کہ سابق صوبہ سرحد کو پختونستان کا نام دے دیا جائے تاکہ پٹھان اپنے مسائل خود حل کر سکیں وہ کابل میں بھارتی اخبار نویسوں کو انٹرویو دے رہے تھے۔

سرحدی گاندھی نے حسب معمول مسز گاندھی سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور کہا کہ ضرورت پڑنے پر وہ بھارت جائیں گے انہوں نے بتایا کہ میں عنقریب صدر محمد ایوب خان کو ایک خط لکھوں گا۔ اور ان سے کہوں گا کہ وہ پختونستان کا الگ صوبہ بنانے کا میرا مطالبہ منظور کر لیں اس کے ساتھ ہی سرحدی گاندھی نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر صدر نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا تو وہ دوسرے اقدامات کریں گے لیکن انہوں نے اقدامات کی وضاحت نہیں کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ وہ کب بھارت آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال میں یہاں کام کر رہا ہوں لیکن جب ضرورت محسوس ہوگی تو میں دہلی ضرور جاؤں گا۔

آل انڈیا ریڈیو نے خان عبدالغفار کا انٹرویو نشر کرتے ہوئے خود بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ سرحدی گاندھی آزاد پختون کے ڈھونگ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

عبدالغفار خان پاکستانی پٹھانوں سے مایوس ہو کر علاج کے بہانہ لندن چلے گئے تھے بعد میں وہ بڑی خاموشی سے کابل جا پہنچے جہاں جارحیت پسند بھارتی لیڈروں اور آنجہانی شاستری کے ایلچی سے انہوں نے متعدد ملاقاتیں کیں انہی دنوں انہیں بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی بھارتی

حکومت نے انہیں اپنے متعدد پاکستانیوں کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے پوری طرح استعمال کیا

اور ہر طرح ان کی پشت پناہی کی لیکن اس کے باوجود وہ پٹھانوں کو متاثر کرنے میں ناکام رہے

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں
(مینیجر)

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی مجھے اس کا دعویٰ ہے لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے

چوہدری نصیر احمد صاحب گڑھ احمد ضلع تھرپارکر سندھ اور بھی ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ پھر حکیم صاحب المندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۸ شیشی تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ اب آپ خود ہی غور فرما دیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے۔ جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہی اندر کاٹ دیتا ہے۔ زخم خارش۔ دھند۔ جالا۔ گوہانجنی۔ ککرے۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا۔ اور ورم وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مناسب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو آج سے ۴۰ سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت پانچ روپیہ تولہ۔ نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آمد و رفت نہ بھیجیں۔

المشتہر:۔ مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

ایک خط
لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

حکیموں کے لئے انٹرویو
ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمتاً منگوائیے
اینچ بی فارمیسی دیوریہ کھاریاں گجرات

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

* باکمال سٹاف
* لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کے گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

قومی ترقی کیلئے قربانیوں کو ایک رنگ میں خودکشی کی حد تک پہنچانا ضروری ہے

ایسی ہی قربانیوں میں قوم کی ابدی حیات کا راز مضمر ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بے مثال شفقت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی اور بتایا گیا ہے کہ آپ ان کی ہدایت کے لئے رات اور دن اس قدر جدوجہد فرماتے اور اتنی دعائیں کرتے تھے کہ قریب تھا کہ آپ اس غم سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے آپ کو نہ اپنے کھانے کی پرواہ تھی نہ پینے کی پرواہ تھی نہ نیند اور آرام کی پرواہ تھی۔ آپ لوگوں کو ہلاکت کے گڑھوں سے بچانے اور انہیں نجات اور سلامتی کی راہ دکھانے کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے اور اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ گویا جس طرح ہوش کی حالت میں بعض دفعہ انسان بکرے پر چھری چلاتے ہوئے اس چھری کو گردن کے آخری حصہ تک پہنچا دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اگر ذرا سا بھی اور زور لگ جائے تو اس کی گردن کٹ کر پرے جا پڑے۔ اسیطرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کو ہلاک کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ اور اگر آپ کی جان بچی تو اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ نے کوئی کمی کی تھی بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی غیر معمولی حفاظت فرمائی ورنہ آپ نے اپنی جان کو ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امتیازی خصوصیت جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے اس میں مومنوں کے لئے بھی بڑا بھاری سبق ہے اور انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو اس حد تک پہنچاؤ کہ دشمن کی نظر میں تو وہ صریح خودکشی ہو مگر تم جانتے ہو کہ وہ خودکشی نہیں بلکہ اسی میں تمہاری ابدی حیات کا راز مضمر ہے۔ قرآن کریم میں جنگ احد کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس وقت منافق کہتے تھے کہ اگر ہمیں علم ہوتا کہ لڑائی ہو گی تو ہم ضرور ساتھ دیتے (آل عمران) اس کے یہ معنے نہیں کہ انہیں علم نہیں تھا کہ لڑائی ہو گی۔ بلکہ بات یہ ہے کہ انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ لڑائی کے لئے مدینہ سے باہر نہ نکلیں اور اس پر دو روز بحث ہوتی رہی پس منافق باہر نکل کر لڑنے کو خودکشی قرار دیتے تھے اور جب وہ یہ کہتے تھے کہ اگر ہمیں لڑائی کا علم ہوتا تو ہم ضرور جاتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہم تو اسے لڑائی نہیں بلکہ خودکشی سمجھتے تھے اس لئے شامل نہ ہوئے تو اللہ تعالےٰ اپنی مومن جماعت کے سپرد ایسے کام کرتا ہے جنہیں لوگ خودکشی سمجھتے ہیں۔ ان جماعتوں سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں، اپنے اموال، اپنے اوقات، اور اپنی عزت و آبرو غرض سب کچھ قربان کر دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں جو اتنی بڑی قربانیاں کر رہے ہیں اور منافق بھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ بیوقوف ہیں جو ہمیں بھی بیوقوف بنانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی اسیطرح قربانیاں کریں جس طرح ہم کر رہے ہیں غرض منافق بھی اور مخالف بھی سب اسے ہلاکت سمجھتے ہیں مگر مومن جانتے ہیں کہ یہ ہلاکت نہیں بلکہ زندگی کو قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ پس

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

میں صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بے مثال خصوصیت اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک بے نظیر نمونہ ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ مومنوں کو یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ اگر تم خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو اس حد تک پہنچا دو کہ دوست اور دشمن کی نگاہ میں تمہاری گردن کٹنے کے قریب پہنچ جائے اور ہر شخص یہ سمجھے کہ تم موت کے منہ میں جا رہے ہو یہی وہ مقام ہے جو روحانی جماعتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر انہیں ابدی حیات

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

حسب ذیل مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انعقاد کی تاریخیں ہر مقام کے سامنے درج ہیں اپنے اپنے علاقہ کے انصار اللہ نوٹ فرما لیں۔

۱۔ دوالمیال ضلع جہلم	۵ اگست بروز جمعہ (جمعہ کی نماز کے معاً بعد سے مغرب تک)
۲۔ چکوال	۶ اگست ۴ بجے بعد دوپہر سے رات ساڑھے دس بجے تک۔
۳۔ محمود آباد	۷ اگست ۴ بجے بعد دوپہر سے رات ساڑھے دس بجے تک
۴۔ کنری ضلع تھرپارکر	۱۳، ۱۴ اگست (برائے انصار ضلع تھرپارکر)
۵۔ کوئٹہ	۲۰-۲۱ اگست (برائے انصار کوئٹہ ڈویژن)
۶۔ کراچی	۲۷-۲۸ اگست۔

کوئٹہ کے اجتماع میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، کراچی کے اجتماع میں محترم مولانا شمس صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ کنری کے اجتماع میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ اور دوالمیال۔ چکوال اور محمود آباد کے اجتماعات میں مرکز کی طرف سے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا محمد شریف صاحب شامل شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ان علاقوں کے انصار ان اجتماعات میں کثرت سے شرکت فرماویں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قومی استحکام کے بغیر عوام کو خوشحالی نصیب نہیں ہو سکتی

سیاسی تبدیلیوں سے ملک میں انتشار پیدا ہوتا ہے (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲۶ جولائی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ عوام کی بھلائی اور ملک کی ترقی کے لئے قومی استحکام لازمی ہے اور پاکستان مسلم لیگ واحد قومی جماعت کی حیثیت سے ملک کو مستحکم بنانے کی کوشش کرتی رہے گی انہوں نے کل مسلم لیگی ارکان سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ انتشار کو ختم کرنے اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لئے منظم اور متحد ہو کر کام کریں۔

صدر ایوب کل پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی دفتر میں ایک تقریب میں تقریر کر رہے تھے جس کا اہتمام انہیں مسلم لیگ کی تنظیم نو کے تحت جماعت کا رکن بنانے کے لئے کیا گیا تھا۔ مسلم لیگ کی تنظیم نو اور از سر نو رکن سازی کی مہم ۱۵ جولائی سے جاری ہے اور صدر ایوب کل اسی کے تحت راولپنڈی میں لیگ کے رکن بنے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ مسلم لیگ واحد جماعت ہے جو قومی پیمانے پر منظم کی گئی ہے اور صحیح معنوں میں نظریہ پاکستان کی محافظ ہے مخالف جماعتیں ملک میں انتشار اور فتور تو پیدا کر سکتی ہیں لیکن عوام کی بہبود اور بھلائی کے کام نہیں کر سکتیں

صدر ایوب نے آئے دن حکومتیں تبدیل کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی بہبود اور ملک کی ترقی اسی وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ملک میں استحکام نہ ہو انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کو آئے دن حکومتیں تبدیل کرنے کا شوق ہوتا ہے تاکہ اس ہیر پھیر میں ان کے فائدہ کا پہلو نکل آئے۔ تبدیلیاں ضرور ہوتی ہیں میرے بعد کوئی اور پاکستانی آئے گا اور خدا کرے کہ وہ مجھ سے اچھا پاکستانی ہو۔ لیکن آئے دن حکومتیں تبدیل کرنے سے ملک اور عوام کی بہتری نہیں ہو سکتی۔

حکومت کا کام عوام کے مسائل حل کرنا اور ملک کو مضبوط بنانا ہوتا ہے اور استحکام کے بغیر یہ مقاصد پورے نہیں کئے جا سکتے۔

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں تربیتی کلاس

حلقہ ۹۸ شمالی (مجالس چک ۹۸ ش ۹۹ ش۔ ۸۷ ش۔ ۸۸ ش) کی تربیتی کلاس مورخہ ۴/۵ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعرات و جمعہ چک ۹۹ شمالی میں منعقد ہو رہی ہے ان مجالس کے تمام خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں احباب کرام جماعت ہائے سے بھی شرکت کی درخواست ہے۔ کلاس میں اطفال کے تعلیمی ورزشی مقابلہ جات بھی ہوں گے (ڈاکٹر محمد حسن ہاشم قائد ضلع سرگودھا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴